روزنامہ الفضل قادیان
یوم سہ شنبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بال توڑ کی وجہ سے جو پھنسی ہو گئی تھی۔ آج اس کی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعا کی جائے صحت کی :۔

ڈاکٹر سید شاہ عالم صاحب ہومیو فزیشن کی لڑکی کچھ عرصہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہنے کے بعد آج وفات پا گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے :۔

جلد ۳۰ | ۲ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۲ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۲۵

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

قادیان میں شیعہ صاحبان کا جلسہ

شیعہ صاحبان نے اپنی ۲۹-۳۰-۳۱ مئی کو قصبہ کے غرب کی طرف ایک کھیت میں جلسہ گاہ تیار کر کے ادا کی۔ جلسہ گاہ میں سائبان لگائے گئے۔ لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام تھا۔ جس کی وجہ سے دور دور تک آواز سنائی دیتی تھی۔ حاضری کافی رہی۔ عام انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ سنا گیا ہے۔ کہ اب کے احرار پارٹی نے شیعہ صاحبان کا ساتھ نہیں دیا۔ بلکہ مخالفت کی ہے۔ حالانکہ گذشتہ سال اس موقعہ پر احراری اپنے آپ کو کرتا دھرتا سمجھتے تھے :۔

اگرچہ شیعہ صاحبان کے جلسہ میں تقریریں کرنے والوں میں سے بعض نے اس دفعہ بھی احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ مگر گذشتہ سال کی طرح دُشنام طرازی سے کام نہیں لیا گیا جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں :۔

اس موقعہ پر باہر سے آنے والے شیعہ صاحبان کو نظارت ضیافت کی طرف سے دعوت طعام دی گئی۔ مگر انہوں نے یہ عذر کیا کہ چونکہ "الفضل" میں ہمارے اس جلسہ کے خلاف نوٹ چھپا ہے۔ اس لئے ہم آپ کی دعوت قبول نہیں کر سکتے :۔

"الفضل" میں نوٹ شائع ہونے کے بعد شیعہ صاحبان کے ایک نمائندہ صاحب جب ایڈیٹر "الفضل" سے ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے سارے حالات بیان کر کے کہا۔ کہ "الفضل" میں نوٹ کسی غلط فہمی کی بنا پر لکھا گیا ہے۔ تو ان سے کہا گیا۔ کہ آپ نظارت امور عامہ سے مل کر یہ حالات بیان کریں۔ اور پھر اطلاع دیں کہ "الفضل" میں صحیح حالات لکھ دیئے جائیں۔ مگر وہ پھر نہ ملے۔

بات یہ ہے کہ جلسہ کرنے سے قبل شیعہ صاحبان نے جلسہ کے متعلق ہم سے خط و کتابت کی تھی۔ کہ انتظام میں انہیں مدد دی جائے اور ہماری طرف سے پوری طرح مدد دینے کی اطلاع انہیں دے دی گئی تھی۔ اس پر ان کی طرف سے یہ جواب آیا۔ کہ مشورہ کر کے اطلاع دی جائے گی۔ مگر اس کے بعد کوئی اطلاع نہ دی گئی۔ اور خود ایک ہندو سے قصبہ کے باہر جلسہ کے لئے زمین لے لی گئی۔ اور اس کے متعلق انتظامات شروع کر دیئے گئے۔ اس وجہ سے قدرتی طور پر خیال کیا گیا۔ کہ شیعہ صاحبان گذشتہ سال کی طرح اب کے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز رویہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے "الفضل" میں احتیاطی طور پر حکام کو توجہ دلائی گئی :۔

ان حالات میں شیعہ صاحبان کا جماعت احمدیہ کے متعلق یہ شکوہ کرنا کہ اس موقعہ پر قیام امن کے لئے حکام کو توجہ کیوں دلائی گئی بجا نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور نہ یہ کہہ کر انہیں سخت کلامی سے کام لینا چاہیئے تھا۔ کہ جلسہ کے لئے انہیں کوئی جگہ نہیں دی گئی۔ اور نہ کسی انتظام میں مدد دی گئی ہے۔ اگر شیعہ صاحبان ہمیں اطلاع دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا تھا۔ تو ان کو ہم اپنا مہمان سمجھتے۔ اور ہر قسم کی سہولت مہیا کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنے عقائد کی تہذیب کے ساتھ تبلیغ کرنا ہر شخص اور ہر فرقہ کا ہم حق سمجھتے ہیں۔ اور ہر قسم کے خیالات ٹھنڈے دل سے سننے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہمارے لئے جو بات ناقابلِ برداشت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کسی کے بزرگوں اور پیشواؤں کی تحقیر کی جائے۔ اور انہیں بُرا بھلا کہا جائے۔ اگر شیعہ صاحبان اس بارے میں ہمیں اطمینان دلا دیں۔ تو ہمیں ہر قسم کی امداد کے لئے تیار پائیں گے :۔

ہوائی حملوں سے حفاظت کے متعلق قادیان میں ایک پبلک جلسہ

قادیان ۳۱ مئی۔ آج آٹھ بجے صبح مسجد نور کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں نظارت امور عامہ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ نے فرمایا۔ گو قادیان ان شہروں میں سے نہیں ہے جنہیں ہوائی حملے کا خطرہ ہے۔ تاہم چونکہ حکومت کی طرف سے شہروں اور دیہات میں رہنے والوں کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریق بتائے جا رہے ہیں۔ اس لئے افسران متعلقہ سے ہم نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ قادیان کے رہنے والوں کو بھی ان ہدایات سے آگاہ کیا جائے۔ ہم ممنون ہیں۔ کہ اس کے لئے انتظام کر دیا گیا۔ چنانچہ آپ کو اب ہوائی حملوں سے محفوظ رہنے کے متعلق وہ تدابیر بتائی جائیں گی۔ جن کا ایسے موقعہ پر ہر شخص کو معلوم ہونا ضروری ہے۔ ان افتتاحی کلمات کے بعد محمد اقبال صاحب نے جو اے۔ آر۔ پی بٹالہ کے انسپکٹر ہیں تقریر کی۔ جو ۱۰ بجے تک جاری رہی :۔

آپ نے اپنی تقریر میں اے آر پی کی تنظیم کی غرض و غایت تفصیل سے بیان کی اور بتایا۔ کہ اس تنظیم کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر ہمارے شہریوں پر ہوائی حملہ ہو۔ تو وہ اپنے بچاؤ کے لئے مناسب طریق اختیار کر سکیں۔ نیز اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ دشمن کا ہوائی حملوں سے مقصد کیا ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ دشمن کی غرض شہریوں پر حملہ کر کے عام خوف و ہراس پیدا کرنا۔ اور اس طرح فوجوں کو کمزور کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ فوجوں کو پبلک سے ہی مدد ملتی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ عام طور پر تین قسم کے بم ہوتے ہیں۔ (۱) آگ لگانے والے بم۔ (۲) زور کے دھماکے کے ساتھ پھٹنے والے بم (۳) گیس کے بم۔ ان سے بچنے کے متعلق آپ نے جو ہدایات دیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے :۔

(۱) جب دُشمن کے ہوائی جہاز آنے کی اطلاع ملے۔ تو گھگو۔ یا الارم بجا دیا جائے جس سے تمام پبلک کو دُشمن کے ہوائی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جہازوں کے آنے کا علم ہو جائے (۲) بم کے ٹکڑوں سے بچنے کے لئے جو دور دور پھیل جاتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ اگر اس وقت کہیں مجمع ہو تو فوراً منتشر ہو جائے۔ تاکہ کم سے کم لوگوں کو نقصان پہونچ سکے۔ اور جو محفوظ رہیں وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کر سکیں اور آگن گولوں کو بجھا سکیں۔ (۳) اگر آپ اس وقت بازار میں ہوں یا دوکان پر ہوں یا دفتر میں ہوں تو گھر کی طرف دوڑ کر جانے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ الارم سنکر ایک دومنٹ کے اندر اندر قریب ترین پناہ گاہ میں چھپ جائیں۔ (۴) اگر گھر میں چھپنا چاہیں تو اس کے لئے وہ کمرہ موزوں ہوگا جس کے کم سے کم دروازے اور کھڑکیاں ہوں۔ اور اندر کی طرف ہو کھڑکیوں اور روشندانوں سے دور رہنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے شیشے اڑ کر نقصان نہ پہونچائیں۔ کمرہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جس کی دیواریں مضبوط ہوں (۵) ایسی حالت میں بہتر یہ ہے کہ کسی میز کے نیچے چھپ جائیں۔ تاکہ گرتے ہوئے ملبہ سے بچ سکیں (۶) اپنے کمرہ میں پانی کھانے پینے کی چیزیں اور دل کے بہلانے کے لئے کوئی کتاب وغیرہ پہلے سے رکھ لیں۔ تاکہ ایسی صورت میں کھانے پینے کی تکلیف نہ ہو۔ (۷) آگ بجھانے کا سامان بھی تیار رکھنا چاہیئے۔ مثلاً پمپ۔ بالٹیاں۔ ریت کے بورے۔ اسی طرح مرہم پٹی کا سامان اور مناسب دوائیاں (۸) اگر ہوائی حملہ کے وقت آپ گھر نہ پہونچ سکیں۔ تو بجائے گھر پہونچنے کی کوشش کرنے کے پناہ گاہوں یا خندقوں میں چھپ جائیں (۹) اگر آپ کھلے میدان میں ہوں۔ تو فوراً زمین پر اوندھے موتہہ لیٹ جائیں۔ مگر ایسی حالت میں سینہ زمین سے اوپر رہے۔ کہنیاں زمین پر ٹیک دیں۔ کپڑے کی گدی موتہہ میں رکھ لیں۔ اور کانوں میں روئی ٹھونس لیں۔ کیونکہ بم کے دھماکے سے کانوں کے پردوں اور سینے وغیرہ کو نقصان پہونچنے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ (۱۰) اگر اس وقت آپ ریل میں سفر کر رہے ہوں۔ تو اپنی سیٹ کے نیچے چھپ جائیں ؏

یہ تو انفرادی حفاظت کی تدابیر ہیں۔ شہر کی اہم ترین عمارتوں کو اس طرح بچایا جاسکتا ہے۔ کہ ان پر بیلیں چڑھا دی جائیں یا سبز روغن کر دیا جائے۔ تاکہ اوپر سے یہ معلوم ہو۔ کہ یہ زمین کا حصہ ہے۔ علاوہ ازیں بلیک آؤٹ کیا جائے۔ آخر میں آپ نے ایک آگ لگانے والے بم کو جس کا وزن ایک سیر کے قریب تھا۔ آگ لگا کر دکھایا کہ اسے کس طرح بجھایا جاسکتا ہے۔ تقریر معلومات سے لبریز تھی۔ جو عام دلچسپی سے سنی گئی ؏

ضروری اعلان

دار الشیوخ ہذین قادیان کے لئے ایک مخلص دیانتدار اور قابل باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔

ضرورت مند مورخہ یکم جون بوقت چھ بجے صبح دار الشیوخ ہذین واقعہ کوٹھی ڈاکٹر حاجی خان صاحب دار الانوار میں خاکسار سے ملیں۔ خاکسار ناصر احمد پریذیڈنٹ دار الشیوخ ہذین قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

غرباء کے لئے غلہ مہیا کرنے کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے غرباء کے لئے گندم مہیا کرنے کے لئے جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی تعمیل میں اس وقت تک حسب ذیل اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ جن اصحاب نے گندم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہونچا دی ہے۔ ان کے نام فہرست ۱ میں درج ہیں۔ جن اصحاب نے کچھ رقم برائے غلہ ارسال کی ہے۔ ان کی فہرست ۲ میں درج ہے اس کے علاوہ تیسری فہرست وعدوں کی ہے۔

(۱)

نام	من سیر
منشی محمد الدین صاحب مختار	۱—۰
ملک صلاح الدین صاحب	۱—۰
مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز	۲—۲۰
خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون	۰—۲۰
مولوی عبد الرحمن صاحب انور	۲—۰
محمد ابراہیم صاحب	۱—۰
عبد الغنی صاحب	۰—۶
مولوی محمد اعظم صاحب	۰—۵
حکیم عبد الرحیم صاحب	۰—۵
اہلیہ حکیم عبد الرحیم صاحب	۵
نفضل محمود صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب	۰—۵
ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی	۰—۱۶
بھائی شیر محمد صاحب	۰—۲۵
اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۲—۰

(۲)

نام	روپے آنے
منشی رمضان علی صاحب	۲—۰
سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب	۲۰—۰
چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش	۲۰—۰
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی	۱۰—۰
نعیمہ بیگم صاحبہ	۱۰—۰
سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ	۵—۰
قاری غلام مجتبیٰ صاحب	۱۰—۰
مولوی نور الحق صاحب	۵—۰
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	۹—۰
نور الحق صاحب	۲—۰
بابو اکبر علی صاحب مع اہلیہ	۲۰۰—۰
مولوی عبد الکریم صاحب	۴—۸
حکیم احمد الدین صاحب	۲—۰
مولوی ابو العطاء صاحب	۴—۸
بھائی عبد الرحیم صاحب	۴—۸
خلیل احمد صاحب ناصر	۴—۸
بشیر احمد صاحب چغتائی	۴—۸
اہلیہ معراج دین صاحب بغداد	۴—۸
محمودہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب	۴—۸
چوہدری اسد اللہ خان صاحب	۲۲—۸
" ظہور احمد صاحب	۴—۱۰
والدہ چوہدری ظہور احمد صاحب	۲—۱

(۳)

نام	من سیر
چوہدری برکت علی خانصاحب	۱—۰
" غلام محمد صاحب پنشنر	۱—۰
مرزا قدرت اللہ صاحب	۱—۰
چوہدری غلام حسین صاحب جھنگ	۰—۱۲
میاں ولایت حسین صاحب	۰—۱۴
ملک مولا بخش صاحب	۰—۲۶
ڈاکٹر نعمت خان صاحب	۰—۲۰
بابو سراج الدین صاحب	۰—۱۵
ماسٹر خیر دین صاحب پنشنر	۰—۲۵
چوہدری نور احمد خان صاحب	۱—۰
سید محمد حسین صاحب پنشنر	۱—۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر	۱—۰
مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر	۱—۰
چوہدری حاکم دین صاحب	۱—۰
بابو عبد الواحد صاحب	۱—۰
چوہدری محمد بوٹا صاحب	۰—۳۰
" غلام محمد صاحب دوکاندار	۰—۱۲
اہلیہ صاحبہ بابو محمد سعید صاحب	۰—۳۰
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	۰—۲۰
صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	۲—۰
مولوی ارجمند خان صاحب	۱—۰
حافظ مبارک احمد صاحب	۰—۲۰
صاحبزادہ ابو الحسن صاحب	۰—۲۰
مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب	۱—۰
حسن دین صاحب	۰—۱۰
مرزا منصور احمد صاحب	۲—۰
خواجہ غلام نبی صاحب	۰—۲۵
ماسٹر نذیر احمد خانصاحب	۲—۲۰
محمد حسین صاحب تحسین	۰—۷
غلام قادر صاحب	۰—۱۰
محمد اسحاق صاحب لائلپوری	۱—۰
چوہدری سلطان محمود صاحب	۱—۰
" غلام احمد صاحب دوکاندار	۰—۱۲
سیدہ ام طاہر احمد صاحب	۵—۰
والدہ مجید احمد ڈرائیور	۰—۱۰
مجید احمد صاحب ڈرائیور	۱—۰
منشی فیض احمد صاحب کاتب	۰—۳۰
" احمد حسین صاحب "	۰—۲۰
" اسماعیل صاحب "	۰—۲۰
ماسٹر نذیر حسین صاحب	۰—۲۰
سید عبد الباسط صاحب	۰—۱۶
اہلیہ عبد المجید صاحب سپلائی امرتسر	۱—۰
امۃ الرحیم اہلیہ مرزا برکت علی صاحب	۱—۰
بلقیس بیگم اہلیہ عبد القادر صاحب	۱—۰
بی بی امۃ الحکیم صاحبہ	۰—۲۰
ماسٹر نور الٰہی صاحب	۰—۲۰
بابو نصر اللہ صاحب پنشنر	۰—۲۵
چوہدری غلام محمد صاحب	۰—۲۰
سردار کرم داد صاحب	۰—۱۰
سردار حق نواز صاحب	۰—۱۰
میاں اللہ رحم صاحب	۰—۱۵
شیخ محمد حسین صاحب	۰—۱۲
چوہدری فضل احمد صاحب	۰—۲۰
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کاٹھ گڑھی	۰—۱۲
میاں شمس الدین صاحب	۱—۱۰
میاں محمد احمد خان صاحب	۱۰—۰
ڈاکٹر محمد طفیل صاحب لائلپور	۱—۰
عبد الاحد صاحب "	۱—۰
چوہدری عطا محمد صاحب "	۱—۰
آغا عبد اللطیف صاحب "	۱—۰
قاضی محمود الحسن صاحب "	۱—۰
ڈاکٹر جلال الدین صاحب "	۱—۰
شیخ محمد محسن صاحب "	۱—۰
محمد عبد اللہ صاحب "	۰—۲۰
عبد القادر صاحب "	۰—۲۰
غریب الدین صاحب "	۰—۲۰
افتخار احمد صاحب لائلپور	۰—۱۲
ملک محمد شفیع صاحب "	۰—۱۰
میاں محمد عمر صاحب "	۰—۱۰
شیخ محمد یوسف صاحب "	۰—۱۰
چوہدری عبد اللطیف صاحب "	۱—۰
" محمد اسلم صاحب "	۰—۱۰
شیخ عبد القادر صاحب "	۰—۱۰
" نذر محمد صاحب "	۰—۸
منشی برکت اللہ صاحب "	۰—۸
مستری عبد المجید صاحب "	۰—۲
حاکم ساد صاحب "	۰—۵
بھائی محمد عبد اللہ صاحب "	۰—۵
چوہدری عبد الرحمن صاحب کشمیری	۰—۲۰
مستری حاکم دین صاحب لائلپور	۱—۰
ملک حشمت اللہ صاحب "	۰—۱۰
بھائی فضل الٰہی صاحب "	۱—۰
میاں گلاب دین صاحب "	۰—۵
سید محمود احمد صاحب کوہاٹ	۱—۰
" فضل الرحمن صاحب شاہجہانپور	۶—۰
ظفر الحق صاحب مع اہلیہ لاہور	۳—۰
مشتاق احمد صاحب باجوہ نئی دہلی	۱—۲۰
حکیم فضل الٰہی صاحب راہوں جالندھر	۱
محمد حسین صاحب شہر ملتان	۰—۲۰
صوفی غلام محمد صاحب قادیان	۱—۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام اور نشانات و معجزات

قرآن کریم کی ایک دو آیات پیش کر کے بعض غیر مسلم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعوذ باللہ کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اگر کسی نے معجزہ طلب کیا۔ تو اسے کہہ دیا۔ کہ پہلے نشانات سے تم نے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ کہ اور طلب کرتے ہو۔ وہ آیات جن سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ یہ ہیں:-

(۱) واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم آیۃ لیؤمنن بھا۔ قل انما الآیات عند اللہ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یؤمنون

(۲) وقالوا لولا نزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین۔ اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیھم

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ مخالف بعض دفعہ اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو ایسے لوگوں سے کہہ دے۔ کہ خدا کے پاس نشانات تو بہت ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ اگر نشانات دکھائے جائیں۔ تو بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

دوسری آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ اس رسول کے پاس اپنی صداقت کے نشانات کیوں نہیں۔ تو کہہ دے۔ نشانات اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں۔ اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ کیا ان لوگوں کے لئے یہی نشان کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو ان کے سامنے دن رات پڑھی جاتی ہے

رسول کریمؐ کے معجزات

پیشتر اس کے کہ ان آیات کا مفہوم واضح کیا جائے۔ یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے یہ بات واضح ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کئی قسم کے معجزات و نشانات دیئے گئے پس ان آیات کی موجودگی میں یہ کہنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ کہ قرآن کریم کی شہادت اس امر پر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ کوئی نشانات نہیں دکھائے وہ آیات قرآنیہ یہ ہیں:-

(۱) واذا جاءتھم آیۃ قالوا لن نؤمن حتیٰ نؤتیٰ مثل ما اوتی رسل اللہ۔ جب ان کو کوئی نشان دکھایا جاتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان نہیں لا سکتے۔ جب تک کہ ویسے ہی معجزات نہ دکھائے جائیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے پہلے رسول دکھاتے رہے ہیں (۲) یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبیناً اے لوگو! تمہارے پاس خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی برہان آئی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف کھلا کھلا نور نازل کیا ہے۔ برہان کا لفظ اس جگہ نشان اور معجزہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فذانک برھانان من ربک الیٰ فرعون وملائہٖ۔ انھم کانوا قوماً فاسقین۔ یہ تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے دو معجزے ہیں۔ اور وہ ایک ایسی قوم ہے جو عہد کو توڑنے والی ہے (۳) واذا راوا آیۃ یستسخرون وقالوا ان ھٰذا الا سحر مبین۔ مخالف جب کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو فریب ہے (۴) ولقد انزلنا الیک آیات بینات وما یکفر بھا الا الفاسقون ہم نے تیری طرف کھلے کھلے نشانات نازل کئے ہیں مومن تو ان پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر فاسق ان کا انکار کرتے ہیں (۵) قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا۔ تمہارے رب کی طرف سے کھلے کھلے دلائل اور نشانات آ گئے ہیں۔ جو ان سے فائدہ اٹھائیگا اس کا نفع اسی کو ہوگا۔ اور جو ان نشانات سے آنکھیں بند کریگا۔ اس کا نقصان بھی اسی کو پہنچیگا۔ (۶) کیف یھدی اللہ قوماً کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق وجاءھم البینات۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے۔ جنہوں نے ایمان لانے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی شہادت دینے اور پھر ہزاروں نشانات کو دیکھنے کے بعد ارتداد اختیار کیا (۷) وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ وہ جب بھی کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ تو جادو ہے۔ (۸) ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنھا انا من المجرمین منتقمون۔ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جسے اللہ تعالےٰ کے نشانات سے عبرت دلائی جائے اور پھر بھی وہ منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں سے ہم ضرور انتقام لیں گے (۹) وما تاتیھم من آیۃ من آیات ربھم الا کانوا عنھا معرضین۔ ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی آیات میں سے کوئی آیت نہیں آتی۔ مگر وہ اعراض کر لیتے ہیں (۱۰) والذین سعوا فی آیاتنا معٰجزین اولئک لھم عذاب من رجز الیم۔ وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے خلاف کوشش کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ وہ غالب آ جائیں۔ ایسے لوگوں کو ہماری طرف سے دردناک عذاب دیا جائیگا۔

مخالفین کا طریق عمل

قرآن کریم کی ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکثرت معجزات و نشانات دیئے گئے۔ مگر مخالفین نے ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور وہ یہی کہتے رہے۔ کہ ہمیں جب تک پہلے انبیاء جیسے معجزے نہیں دکھائے جائیں گے ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ درحقیقت معجزات کے متعلق مخالفین ہمیشہ ایک ذہنی نقشہ تجویز کر لیا کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ معجزے وہی ہو سکتے ہیں۔ جو ان کے فرضی تخیلات کے مطابق ہوں۔ جیسے مسلمانوں میں عام طور پر مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ مگر بہرحال چونکہ لوگوں کے دلوں پر اثر ہے اس لئے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ معجزہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ کسی مُردے کو زندہ کر دیا جائے اسی طرح وہ ہر چیز کو اپنے پیمانہ سے ناپنا چاہتے ہیں گو وہ پیمانہ کیسا ہی فرضی اور خود ساختہ کیوں نہ ہو۔ پس قرآن کریم اس امر کو واضح کرتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معجزات و نشانات دئے گئے ان حالات میں قرآن کریم کی ہی کسی آیت سے یہ استدلال کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے معجزات دکھانے سے انکار فرمایا۔

نشان کا مطالبہ کرنے والے

اس اصولی بحث کے بعد قرآن کریم کی ان آیات کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ جنہیں انکار معجزات کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے پہلی آیت یہ ہے۔ واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم آیۃ لیؤمنن بھا۔ اسلام کے مخالف قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی نشان دکھایا جائے۔ تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس سے پہلے انہیں کوئی نشان نہیں دکھایا گیا۔ قرآن کریم کی وہ آیات جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ بتا رہی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں کئی نشانات دکھائے معجزات ظاہر کئے۔ مگر وہ کسی معجزے پر بھی ایمان نہ لائے۔ اب قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر آئندہ کوئی معجزہ ظاہر ہوا۔ تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ قسمیں محض دھوکا دینے کے لئے تھیں کیونکہ اگر ان کے دلوں میں اخلاص ہوتا۔ اور وہ نشانات کی قدر و عظمت کو سمجھتے۔ تو پہلے نشان ہی ان کی ہدایت کے لئے کافی تھے۔ مگر وہ پہلوں کو تو درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔ اور آئندہ کے لئے قسمیں کھا کر ایمان لانے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس چالاکی کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس نے ان کی قسموں کا ذکر کر کے فرمایا۔ تم کہو۔ انما الآیات عند اللہ نشانات تو یقیناً اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں۔ اور جس طرح اس نے پہلے نشانات دکھائے۔ اسی طرح آئندہ بھی نشانات دکھائے گا رہی یہ بات کہ اگر آئندہ نشانات دکھائے گئے تو وہ ان پر ایمان لا کر صداقت کو قبول کر لیں گے سو یہ درست نہیں۔ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یؤمنون۔ جب وہ نشانات آ گئے۔ تو وہ ان کو ماننے سے بھی انکار کر دیں گے۔ اسی لئے اس آیت کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ چونکہ وہ پہلی دفعہ الٰہی نشانات پر ایمان نہیں لائے اس لئے اس کی سزا میں ان کے دلوں اور آنکھوں پر ایسے پردے پڑ جائیں گے۔ کہ وہ ان نشانات سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ اور ان کو بھی تسلیم کرنے سے اسی طرح انکار کر دیں گے جس طرح انہوں نے پہلے نشانات کو ماننے سے انکار کر دیا۔

نشانات کا انکار کرنے والے

دوسری آیت جسے انکار معجزات کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ہے وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین۔ حالانکہ یہ آیت معجزات کو ثابت کرتی ہے۔ اس سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا کہ معجزات دکھانے سے انکار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے رسول پر آیات کیوں نازل نہیں کی جاتیں۔ انما الآیات عند اللہ تو کہہ دے کہ میرے اللہ کے پاس ایک چھوڑ کئی نشان ہیں۔ مگر تمہیں کیوں نشان نہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے سوالات کے جواب

شانِ امارت

مولوی محمد علی صاحب اپنے مضمون کے آخر میں جو ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء کے پیغام صلح میں شائع ہوا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”اگر ان باتوں کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں۔ تو ان کا اختیار ہے شانِ خلافت کو قائم رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کریں“ حالانکہ جناب مولوی صاحب کا اپنا دستور یہ ہے کہ وہ ہمارے اہم مطالبات کا نہ تو خود کوئی جواب دیا کرتے ہیں۔ اور نہ ان کے ہمنوا۔ البتہ چند باتیں جو ان لوگوں نے رٹ رکھی ہیں۔ انہیں اکثر تحریر و تقریر میں دہراتے رہتے ہیں۔ شاید یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کی شانِ امارت قائم رہے گی۔

ماسوا اس کے مولوی صاحب اپنی شخصیت کو بھی اتنی بلند و بالا سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے عقائد کے خلاف جو کچھ لکھیں اس کا جواب وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے ہی چاہتے ہیں۔ لیکن جب ان باتوں کے جوابات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ادنےٰ خدام خوش اسلوبی سے دے سکتے ہیں۔ اور دیتے رہتے ہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ اپنے اوقات گرامی کو اس سے بہت زیادہ اہم امور میں خرچ کرنے کی بجائے جناب مولوی صاحب کے عامیانہ اور فرسودہ اعتراضات کی طرف متوجہ ہوں مولوی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں بزعم خود جن نایاب تازہ اعتراضات ہمارے عقائد کے خلاف پیش کئے ہیں۔ جن کے جوابات میں نیچے درج کرتا ہوں۔

پہلا سوال اور اس کا جواب

سوال اول:۔ ”اگر ایک شخص نبی کی نبوت کا انکار اس لئے کرے کہ وہ نبی کے معنی نہیں جانتا تو کیا وہ کافر تو نہیں ہو جاتا اگر نبی کی نبوت کا انکار کرنے والا بہرحال کافر ہے۔ تو جو شخص دعوےٰ نبوت کو کذبؔ افترا قرار دیتا ہو۔ خود نبی ہو کر اپنے نبی ہونے سے انکار کرتا ہو۔ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہو۔ اگر وہ سب سے بڑا کافر نہیں تو کیا ہے۔ نبی کی شان تو ہوتی ہے کہ اول المسلمین ہوتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خود اپنی نبوت پر ایمان لاتا ہے اور یہ نبی ایسا ملا جو اپنی نبوت کا اول الکافرین ہے۔

اما الجواب۔ جناب مولوی صاحب آپ کو معلوم رہے۔ کہ اگر ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منجانب اللہ اصلاح خلق کے لئے مبعوث یقین کرتا ہو۔ اور آپکو اپنے دعوےٰ ماموریت میں صادق یقین کرتا ہو۔ اور یہ تسلیم کرتا ہو۔ کہ آپ پر جو الہامات نازل ہوئے۔ جن میں وہ الہامات بھی موجود ہیں۔ جن میں آپ کو نبی اور رسول کہا گیا۔ سب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں اور یہ کہ آپ کو خدا تعالےٰ نے شروع دعوےٰ سے ہی ان معنوں میں نبی اور رسول کہا۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی نعمت سے مشرف تھے۔ اور وہ بکثرت آپ پر امور غیبیہ کا اظہار کرتا تھا۔ ایسا شخص اگر نبی اور رسول کے الفاظ کے حقیقی معانی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کی یہ تاویل کرے۔ کہ اس سے مراد جزوی نبوت یا محدثیت ہے۔ اور محدثیت کے متعلق یہ یقین رکھتا ہو۔ کہ اس میں کمالات نبوت مخفی اور مضمر ہوتے ہیں۔ تو ایسا شخص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یقیناً کافر نہیں۔ کیونکہ وہ معناً آپ کی نبوت کا قائل ہے۔ اسی طرح اگر مامور من اللہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی اور رسول کا نام ملنے پر اس کی تاویل جزوی نبی یا محدث سے کرتا ہو۔ اور محدث کو من وجہ نبی قرار دیتا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک وقت تک اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کی یہ تاویل کرتے رہے۔ کہ اس سے مراد جزوی نبوت اور محدثیت ہے۔ اور اپنے اندر تمام کمالات نبوت مخفی اور مضمر مانتے رہے اور اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کو ان معنوں میں سمجھتے رہے۔ کہ یہ نام مجھے صرف اس لئے دیئے گئے ہیں۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف بکثرت الہامات پاتا ہوں۔ جو بکثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ تو ایسا مدعی یقیناً اول المومنین ہے نہ کہ اول الکافرین کیونکہ ایسا مدعی معناً اپنی نبوت کا قائل ہے بالخصوص اس صورت میں کہ وہ نبی اور رسول کے الفاظ بھی اپنے حق میں استعمال کر رہا ہے۔ ہاں ان الفاظ کی وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی مصلحت کی وجہ سے انکشاف تام نہ ہونے کی وجہ سے ایک وقت تک تاویل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کافر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ ایک رنگ میں اپنی نبوت کو مانتا رہا ہے چنانچہ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں۔

”لیکن ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔“

دوسرا سوال اور اس کا جواب

سوال دوم۔ ”کیا فرماتے ہیں خلیفہ قادیان کہ ۱۹۰۸ء میں بارہ سال بعد خدائی فیصلہ یہی تھا نہ کہ وہ علماء جو آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرتے تھے۔ وہ سچے تھے اور نبی جو ان کو جھوٹا کہتا تھا وہ خود جھوٹا تھا۔“

اما الجواب۔ جناب مولوی صاحب آپ جانتے ہیں۔ اور خوب جانتے ہیں۔ کہ مخالفین احمدیت جس رنگ کا دعوےٰ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے۔ ویسا دعوےٰ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز نہیں کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا نبی تسلیم نہیں کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں جس جس جگہ دعوےٰ نبوت کو کفر و لعنت قرار دیا ہے۔ وہ اسی تعریف نبوت کے لحاظ سے قرار دیا ہے۔ کہ نبی اسے کہتے ہیں جو کامل شریعت لائے۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرے۔ یا نبی سابق کی امت نہ کہلائے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھے۔ اور چونکہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی تعریف کے ماتحت مدعی نبوت قرار دیتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تعریف کے ماتحت کسی وقت بھی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ اس لئے مخالفین کا آپ کی طرف دعوےٰ نبوت منسوب کرنا سراسر شرارت تھی۔ اور ایک جھوٹ تھا۔ تا وہ اس جھوٹ کے ذریعہ لوگوں کو اکسا کران کے یہ ذہن نشین کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابل دعوےٰ نبوت کیا ہے۔ اور آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے مخالفین کو جھوٹا قرار دینے میں حق بجانب تھے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام خود اخبار عام کے مکتوب میں فرماتے ہیں۔

”پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا ہے۔ اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی۔ کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں۔ اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں۔ کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔ اور جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں۔ اور میرے ساتھ بکثرت بولتا ہے اور کلام کرتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو۔ دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کیوجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"

کس نبوت سے انکار کیا

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ اپنی تالیفات میں ایسی نبوت کے دعویٰ سے انکار کیا ہے اور ایسی ہی نبوت کے ادعا کو کفر قرار دیا ہے۔ جس سے یہ لازم آئے کہ آپ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جارہے ہیں۔ اور اپنے تئیں مستقل طور پر ایسا نبی سمجھتے ہیں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا دعویٰ میری طرف منسوب کرنا۔ صحیح نہیں۔ اور یہ کہ میں اس الزام کو ہمیشہ رد کرتا رہا ہوں اور اب بھی رد کرتا ہوں۔

پس مخالفین بالعموم جس قسم کی نبوت کا دعویٰ آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس قسم کا نبی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتی۔ بلکہ صرف انہی معنوں میں آپکو نبی تسلیم کرتی ہے۔ جن معنوں میں اوپر کی تحریر میں آپ نے اپنے تئیں خدا کے حکم کے موافق نبی قرار دیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اب ہر موقعہ پر یہ پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ مگر وہ دیکھیں کہ خدا کے اس پاک مسیح کیخلاف جب اخبار عام میں یہ لکھا گیا کہ آپ نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا ہے۔ تو آپ نے فوراً اس کی تردید فرمائی۔ مولوی صاحب بتائیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبوت کے مدعی نہ تھے۔ تو آپ کو اخبار عام کے اس مضمون کی تردید کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ کہ میرے متعلق اخبار عام میں یہ صحیح بات لکھی گئی ہے۔ کہ میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا ہے۔ پس یہ امر اپنی جگہ پر درست ہے۔ کہ مخالفین آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنے میں جھوٹے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ نبوت کو کفر و لعنت قرار دینے میں حق بجانب تھے کیونکہ جس رنگ کا دعویٰ نبوت آپ کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اس رنگ میں آپ ہرگز مدعی نبوت نہ تھے۔

اسی طرح یہ امر بھی درست ہے کہ آپ نبوت کے دوسرے معنوں سے خدا کے حکم کے موافق مدعی نبوت بھی تھے۔ اسی لئے مولوی محمد علی صاحب نے خود آپ کو سنہ ۱۹۰۴ء میں عدالت میں باقرار صالح مدعی نبوت پیش کیا۔ اور خواجہ غلام الثقلین کو لکھا کہ آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے ہیں۔

تعجب ہے انہی مولوی صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت پیش کرتے رہے۔ غیر مبائعین کے انجمن حمایت اسلام کی ممبری سے الگ کیا جانے پر لکھا۔ کہ وہ کسی رنگ میں بھی امت محمدیہ میں نبی کے آنے کے قائل نہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام نے تحریک احرار کے زور کے وقت یہ قرارداد پاس کی۔ کہ خاتم النبیین کی آیت کی تاویل کرنے والا اس انجمن کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے غیر احمدیوں کو مسیح نبی اللہ کی آمد ثانی کا قائل قرار دے کر خاتم النبیین کی آیت کا ماول قرار دیا۔ اور بڑے فخر سے لکھا کہ اس انجمن کی ممبری کے حقدار دنیا میں صرف انہی کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ کیونکہ صرف وہی ہیں جو کسی رنگ میں بھی امت محمدیہ میں نبی کے آنے کے قائل نہیں۔ اور آیت خاتم النبیین کی تاویل نہیں کرتے۔

اب دونوں زمانوں کا فرق ظاہر ہے۔ ایک زمانہ میں ہی مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت پیش کیا کرتے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی عداوت کی وجہ سے اور غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی رنگ میں بھی نبی نہیں پھر سب سے بڑھکر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ یہی مولوی صاحب یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بھلا اگر انہوں نے اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ تو اب کیوں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے کی طرح مدعی نبوت نہیں لکھا کرتے۔ اور کیوں اب انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل اور آپ کی جماعت کے بالمقابل اس مسئلہ میں محاذ قائم کر رکھا ہے۔ دنیا میں تو بھلا کسی سادہ لوح یا سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ نہ رکھنے والے کو مولوی صاحب مغالطہ دے سکیں۔ مگر خدا تعالیٰ کو آخر وہ کیا جوابدینگے کیا وہاں بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود کو اس وقت بھی نبی نہیں سمجھتا تھا۔ جس زمانہ میں انہیں مدعی نبوت قرار دیتا تھا اور ایسا نبی کہ ان کا مرتبہ امت محمدیہ کے مسلمہ محدثین سے الگ قرار دیتا تھا۔

تیسرا سوال اور اس کا جواب

سوال سوم۔ کیا فرماتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کے لفظ نبی کے معنی تو علما کو بھی نہ آتے تھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو بھی نہ آتے تھے۔ مگر کیا معاملہ ہے کہ دونوں نبی کا ایک ہی مفہوم سمجھتے ہیں۔ پھر بھی اس قدر اختلاف ہے۔ کہ علماء لکھتے ہیں۔ تم دعویٰ نبوت کرتے ہو۔ نبی کہتا ہے۔ تم جھوٹ کہتے ہو۔ یہی نبی جب لفظ نبی کے ایسے معنے کرتا ہے۔ جو علماء کے نزدیک غلط ہیں۔ تو اُسے سمجھ آجاتی ہے۔ کہ میں مدعی نبوت ہوں یا تھا۔ اس کی بھی تشریح فرمائی جائے۔

اما الجواب۔ مولوی صاحب کا یہ سوال بچوں کا سا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ اتنا تو وہ بھی جانتے ہیں۔ کہ علمائے مخالفین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں نبی کا ایک ہی مفہوم سمجھتے تھے اور پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ اس مفہوم کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی دعویٰ نبوت نہیں کیا اور نہ ہی جس مفہوم کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ نبوت سے انکار کیا کبھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مدعی نبوت قرار دیا ہے۔ پس علمائے مخالفین کا اس مفہوم کے لحاظ سے جس مفہوم کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔ آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا محض ایک شرارت تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مفہوم کے لحاظ سے دعویٰ نبوت سے انکار کرنے میں اور علماء کو آپکی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنے میں جھوٹا کہنے میں حق بجانب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اشتہار ایک غلطی کے ازالہ" میں خود تحریر فرماتے ہیں "اور جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں"۔ اسی طرح جب آپ پر نبوت کا صحیح مفہوم کھلا اور آپ پر تعریف نبوت کا کامل انکشاف ہو گیا۔ تو آپ نے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں انبیاء کے مخالفین کو بھی اسی تعریف کے ماتحت نبی قرار دیا اور اپنے تئیں بھی اسی تعریف کے ماتحت نبی قرار دیا اب علمائے مخالفین خواہ اس تعریف نبوت کو غلط قرار دیں خواہ صحیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے انکشاف فرمادیا کہ آپ شروع دعویٰ سے ہی ان معنوں میں نبی اور رسول ہیں اور اس زمانہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت کی حیثیت میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور آپکو نبوت کے لحاظ سے امت محمدیہ کے مسلمہ محدثین الگ کر کے ممتاز حیثیت میں بطور نبی پیش کیا۔ اگر کوئی تبدیلی تعریف نبوت میں نہ ہوئی تھی۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت قرار دیتے۔ اور عدالت میں کھڑے باقرار صالح آپ کو مدعی نبوت ٹھہراتے۔ آج اگر مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت قرار نہ دیں۔ تو ان کی مرضی۔ مگر وہ کم از کم یہ تو نہ کہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے تعریف نبوت میں تبدیلی نہیں فرمائی۔ میں تعریف نبوت میں تبدیلی کا ثبوت اپنے سلسلہ مضامین کی ایک سابقہ قسط میں وضاحت سے پیش کر چکا ہوں۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس حقیقت سے انکار ہے۔ میرے اس مضمون کا جواب دیں۔

(خاکسار قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مبلغ سلسلۂ احمدیہ)

ایکبار ضرور آزما دیکھیں

"اکسیر اٹھرا" طبیہ عجائب گھر کے بہترین مرکبات میں سے ہے آزما کر ہمارے اس دعویٰ کی صداقت کا امتحان کیجئے۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔
مکمل خوراک گیارہ تولہ [illegible]
ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

معذرت

ٹبورا میں اچھے مکانوں کے نہ ہونے کے باعث بعض اوقات بے حد تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اب کی مرتبہ جب نیروبی کے سفر سے خاکسار واپس ٹبورا پہنچا۔ تو کرایہ پر کوئی اچھا مکان نہ مل سکا۔ آخر ہمیں ایک ایسے مکان میں رہائش اختیار کرنی پڑی جو بیحد ناقص تھا۔ اور باوجود ہر طرح کی صفائی کے اس میں سے Tick کو نہ نکالا جاسکا۔ پہلے میری بچی حبیبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بیمار ہوئی۔ پھر خاکسار اور اس دوران میں اہلیہ۔ ڈاکٹر ملیریا خیال کرتا رہا۔ اور کونین پر کونین دیتا گیا۔ لیکن بخار نہ اُترا۔ اس کے بعد اینٹی برین کا کورس دیا۔ اس سے بھی بخار نہ اُترا۔ اور آخر اُسے خیال آیا۔ کہ خون کا معائنہ کیا جائے۔ معائنہ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ مجھے Tick fever ہے۔ فروری کے آخری ہفتہ میں مجھے ڈاکٹر نے انجکشن دیا۔ اور چند دن بعد بخار اُتر گیا اور اس دوران میں اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ میری بچی اور اہلیہ بھی صحت یاب ہوگئیں۔ بارہ فروری سے آخر فروری تک کے تمام ایام بستر پر بوجہ بیماری گذارے مارچ کے پہلے دس دن طبیعت درست رہی۔ بخار بھی نہ ہوا۔ اور تھوڑا بہت کام بھی کرتا رہا۔ لیکن دو دن بعد پھر بخار شروع ہوگیا۔ اور اب کے بار اس شدت کا سردرد ہوا۔ کہ اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا دشوار ہوگیا اور بار بار سردرد کے دَورہ نے مجھے بیحد بیقرار اور لاچار کر دیا۔ دوبارہ خون وغیرہ کے معائنہ سے ڈاکٹر کو کچھ معلوم نہ ہوا۔ اور ملیریا خیال کیا گیا۔ اور اینٹی برین انجکشن لگوائے۔ مگر بخار نے نہ چھوڑا۔ آخر مارچ کے آخر میں مجھے دارالسلام جانا پڑا۔ اور یورپین ڈاکٹر اور ایک دوسرے ڈاکٹر سے معائنہ کرایا گیا۔ اور انہوں نے تشخیص کیا کہ T.F کے ابھی تک اثرات ہیں۔ اور پورا ایک ماہ ایک یورپین ڈاکٹر کے زیر علاج رہا۔ اس دوران میں احباب دارالسلام، علی الخصوص احمدی بھائیوں نے جس محبت اور ہمدردی سے علاج کرانے اور ہر طرح کا خیال رکھنے میں کوشش کی ہے اس کیلئے میں بیحد شکر گذار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے اُن سب کو اپنی برکات سے حصہ وافر دے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ اور احباب جماعت سے بھی بہت دعا بذریعہ تار کی گئی۔ نیروبی اور ممباسہ کے احباب اور ٹانگا کے احمدی بھائیوں نے جو دعائیں اور امداد کی ہے اس کیلئے میں سب کا ممنون ہوں اور سب کیلئے میرا دل جذبات تشکر سے لبریز ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ترجمہ قرآن مجید بزبان سواحیلی

اگرچہ فروری، مارچ اور اپریل ہر سہ ماہ کا اکثر حصہ بیماری میں گذرا۔ لیکن ان ایام میں جب کبھی تھوڑی بہت طبیعت درست ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی توفیق سے اپنے فرائض سے غافل نہیں ہوا۔ بعض اوقات لیٹے لیٹے کام کرتا رہا۔ ترجمہ قرآن کا کام بھی اس عرصہ میں یعنی تین ماہ میں پونے تین سپارے کیا گیا۔ اور بہت سا حصہ ترجمہ کا لیٹے لیٹے لکھوایا۔ تا دم تحریر رپورٹ ہذا بفضل خدا قرآن مجید کے انیس پاروں کا ترجمہ سواحیلی زبان میں کیا جاچکا ہے۔ وللہ الحمد

دیگر تحریری کام

(۱) گذشتہ تین ماہ میں ساٹھ کے قریب خطوط لکھے ان میں سے اکثر خطوط نظارت بیت المال کی ہدایات کی تعمیل میں مقامی جماعتوں کو لکھے گئے۔ بعض جماعتوں کو مالی نظام کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ نئے سال کے بجٹ اور بقایا جات کے متعلق لکھا گیا۔ بعض خطوط بیماری کی وجہ سے دوسرے احباب سے لکھوائے گئے۔ بعض دوستوں کو تربیتی خطوط لکھے گئے۔

(۲) ایک سواحیلی میں اشتہار (Nihadharini) الانذار کے عنوان سے شائع کروایا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئی درج کرکے نبی وقت کو قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ برادرم امری عبیدی افریقن احمدی نے اسکا ترجمہ کیا۔ اور میں نے نظر ثانی کی اور پروف وغیرہ دیکھے۔

(۳) ٹانگانیکا انفارمیشن آفیسر کی خواہش پر ایک سکیم تیار کرکے انہیں پبلک کو موجودہ جنگ کے سلسلہ میں صحیح اطلاعات بہم پہنچانے کے سلسلہ میں دی گئی۔ اس غرض کیلئے انفارمیشن آفیسر کا ایک خط ایک عرصہ قبل مل چکا تھا۔

(۴) درس و تدریس و خطبات۔ (۱) گذشتہ تین ماہ میں اٹھارہ کے قریب درس دیئے جاسکے۔ ان میں سے چند درس اپریل کے مہینہ میں دارالسلام کے قیام میں دئے تذکرہ۔ قرآن مجید تفسیر کبیر اور تجلیات الٰہیہ کا درس دیا جاتا رہا۔ دارالسلام میں تذکرہ اور تفسیر کبیر کا درس برادرم سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے دیتے ہیں۔ محترمی مکرمی سید محمود اللہ شاہ صاحب اس عرصہ میں واپس نیروبی بخیر و عافیت تشریف لے آئے ہیں اور حسب دستور قرآن مجید کا درس ہفتہ میں ایک دن مردوں میں اور ایک دن عورتوں میں دیتے ہیں۔ کمپالہ میں مکرمی محترمی ڈاکٹر فضل دین احمد صاحب اس فریضہ کو بجا لاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (۲) میری غیر حاضری میں ٹبورا میں معلم یوسف دینا اسسٹنٹ پریذیڈنٹ جماعت خطبہ دیتے رہے۔ لیکن گذشتہ تین ماہ میں تندرستی کے دنوں میں خاکسار نے ٹبورا اور دارالسلام میں مندرجہ ذیل مضامین پر خطبے پڑھے (۱) جادو کی اصلیت (۲) نماز باجماعت کی تلقین۔ سچا اخلاص پیدا کرنے کی کوشش۔ (۳) نیکی حالات کے مطابق کرنی چاہیئے (۴) مامور من اللہ کی صداقت قرآنی معیاروں کے مطابق پرکھنی چاہیئے۔ (۵) کامیابی کے حصول کیلئے چار گر۔ (۶) احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق۔

(۳) ٹبورا میں افریقن احمدی خواتین کی میٹنگ ہر جمعہ کو ہوتی رہی جس میں شیخ صالح صاحب افریقن مبلغ معلم رمضان تربیتی اور مسائل احمدیت کے متعلق تقریریں کرتے رہے۔ ہندوستانی احمدی خواتین کو اس عرصہ میں صرف تین درس خاکسار نے قرآن مجید کے دیئے۔

انفرادی تبلیغ و ملاقاتیں

گذشتہ سہ ماہی میں پچپن ملاقاتیں کی گئیں۔ یہ ملاقاتیں بغرض تبلیغ اور دیگر اغراض سلسلہ کیلئے تھیں۔ ان ملاقاتوں میں بعض معززین سے مسائل طلاق تعدد ازدواج۔ نماز کی فلاسفی اور احمدیت کی صداقت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ بعض نئے حکام مثلاً سپرنٹنڈنٹ پولیس ٹبورا سے ایک گھنٹہ تک سلسلہ کے متعلق تعارف کرانے میں گفتگو ہوتی رہی۔ اور انہیں انگریزی لٹریچر احمدیہ موومنٹ۔ پیغام احمدیت۔ انڈین انڈ واد پمفلٹ دئے۔ جو صاحب موصوف نے بعد مطالعہ واپس بھیجدئے۔ انفارمیشن آفیسر دارالسلام سے جنگ کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے سلسلہ میں ایک سکیم پر اُن سے گفتگو کی گئی۔ اس دوران میں Mr. Lamus جو گذشتہ دنوں ایکٹنگ چیف سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ سے احمدیہ مسجد ٹبورا کے بعض معاملات کے متعلق ملاقات کی گئی۔ اور خدا کے فضل سے بہت سے معاملات میں باوجود پراونشل کمشنر کی مخالفانہ روش کے ہمیں کامیابی ہوئی۔ ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایجوکیشن سے بعض احمدی دوستوں کی ملازمت کے متعلق ملاقات کی۔ بعض حکام کو ہندوستان کی موجودہ سیاسی پوزیشن کے سلسلہ میں کانگرس و مسلم لیگ کے متعلق بعض معلومات بہم پہنچاتے ہوئے مسلمانوں کی اُن مساعی کی جو جنگ کے سلسلہ میں وہ کر رہے ہیں۔ واضح طور پر بتایا۔

سیرۃ النبیؐ کے جلسے

(۱) ٹبورا میں مارچ کے آخر میں جلسہ ہوا۔ شیخ صالح نے تقریر کی اور بعد تقریر سامعین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ (۲) ٹانگا میں بفضل خدا کامیاب جلسہ ہوا۔ بعض ہندوؤں اور سکھوں نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ بیان کئے۔ برادرم ایاز صاحب نے بھی تقریر کی۔

(۳) نیروبی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کیلئے قبل ازیں مطبوعہ خط کی صورت میں پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے لکھا گیا تھا۔ معززین کو دعوت دی گئی۔ اور شہر کے ایک ہال میں جلسہ ہوا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر تقریریں کی گئیں۔

نئے احمدی

اس عرصہ میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان جو گذشتہ دو سال سے گورنمنٹ سکول ٹبورا میں خاکسار کے زیر تبلیغ تھا۔ اور اب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ٹبورا سے چلا گیا ہے۔ اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہوگیا ہے۔ نے تحریری طور پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے خدا کے فضل سے اس نوجوان نے سولھواں حصہ چندہ بھی دینا شروع کر دیا ہے۔ اور خط و کتابت کے ذریعہ سے اس کی مزید تعلیم و تربیت بھی کی جارہی ہے ایک دوسرا نوجوان جو تعلیم یافتہ ہے۔ اور خدا کے فضل سے احمدی ہے ڈاکخانہ میں ملازم ہوگیا ہے۔ اس نے بھی چندہ دینا باقاعدہ شروع کر دیا ہے اور تحریک جدید میں بھی اس سال حصہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بسن رائز اخبار انہیں پڑھنے کیلئے دیا جاتا ہے۔

احمدیہ مسجد ٹبورا

گذشتہ سال خاکسار نے تفصیل کے ساتھ ٹبورا مسجد کے حالات لکھے تھے۔ اور بتایا تھا۔ کہ گورنر صاحب کے احکام کے مطابق پراونشل کمشنر اور جماعت کے درمیان گفتگو کسی مناسب فیصلہ کیلئے شروع ہوچکی ہے۔ اگرچہ مقامی حاکم اعلےٰ پراونشل کمشنر قدم قدم پر ہمارے راستہ میں روکیں ڈالتے اور مخالفت کرتے رہے ہیں لیکن بفضل خدا جب بھی معاملہ کو اعلےٰ حکام علی الخصوص گورنمنٹ کے سیکرٹری Mr. Lamus کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں کامیابی ہوتی رہی ہے درمیانی تمام تفصیلات کو نظر انداز کرتے ہوئے مختصراً فیصلہ کر احباب کی اطلاع کیلئے لکھ دیتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو دس ہزار مربع فٹ زمین جماعت کی خواہش کے مطابق شہر کے وسط میں عمدہ موقعہ پر دے دی گئی ہے۔ ننانوے سال Lease پر سالانہ کرایہ صرف ایک شلنگ ادا کرنا ہوگا۔ اور اس زمین کے سامنے پندرہ ہزار فٹ زمین بالکل خالی رہے گی۔ جو کسی کو نہ دی جائیگی باوجود کنٹرول کے ہر قسم کے سامان کی جماعت احمدیہ کو تعمیر مسجد کیلئے اجازت دے دی گئی ہے۔ مقامی ٹاؤن شپ اتھارٹی نے بھی اجازت نامہ دیدیا ہے بہت سا تعمیری سامان خرید کر لیا گیا ہے۔ مقامی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ نے تمام شوریدہ سروں کو بڑی سختی سے اس دفعہ تنبیہ کی ہے۔ اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دی ۔ پی وصول فرمائے جاویں

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم جون کو دی ۔ پی ارسال کر دیئے ہیں اب دی ۔ پی روکنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکیگی ۔ احباب سے گذارش ہے ۔ کہ وی ۔ پی وصول فرما کر ممنون فرماویں ۔ جن اصحاب نے دی ۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے وہ براہ کرم بہت جلد رقم ارسال فرماویں ۔ احباب کو معلوم ہے ۔ کہ کاغذ وغیرہ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں ۔ اس لئے ہمیں یقین ہو کہ وہ ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ فرمائینگے ۔ نیز اس دفعہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا جو دی ۔ پی واپس کر کے دفتر کے نقصان کا موجب ہو ۔

خاکسار "منیجر"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کریوسوٹنگ ڈپو ۔ ڈھلوان گروپ نمبر ۲ میں لکڑی کے سلیپر اور ٹمبر کو لادنے اور اتارنے وغیرہ کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ۔

ٹھیکہ کے شرائط مندرجہ ذیل پتہ سے صرف پانچ روپیہ فی سیٹ کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ یہ فیس واپس نہیں کی جائے گی ۔ ٹنڈر ۱۵ جون ۱۹۴۲ء پانچ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے اور اگلے کام کے روز گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے ۔

کنٹرولر آف سٹورز کیلئے ضروری نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی ٹنڈر منظور کرے ۔

کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

اگر آپ کو
دہلی سے لاہور تک ضرور ہی سفر کرنا ہے

تو

۵-۳۰ (بعد دوپہر) روانہ ہونے والی گاڑی میں زیادہ گنجائش مل سکتی ہے

بہ نسبت

اس گاڑی کے جو ۲۰-۲۰ پر چلتی ہے

سفر صرف اشد ضرورت کے پیش نظر کریں !

نارتھ ویسٹرن ریلوے

146

نورمنجن !

کھانا کھانیکے بعد دانتوں کی ریخوں میں غذا کے ذرات رہکر متعفن ہو جاتے ہیں جسکے باعث بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن آپ بازاری غیر معتبر اور دردی مادوں والے غیر مفید منجن استعمال کر کے اپنے دانتوں کی قیمتی آب کو برباد نہ کریں ۔ بلکہ آج ہی سے نورمنجن کا استعمال شروع کردیں کیونکہ یہ بےمثال منجن دانتوں کی آب قائم رکھتے ہوئے انہیں موتیوں کی طرح صاف چمکدار اور خوشنما ہی نہیں بناتا بلکہ مونہہ کی بدبو کو دور کرکے ان خطرناک جراثیم کو بھی ہلاک کر دیتا ہے جو دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں پھر نورمنجن کا خاص جزو پائریا سے بھی بچاتا ہے اور مسوڑھوں کے نازک پٹھوں کو طاقت دیکر انہیں اس قابل بناتا ہے کہ خون سے اپنی غذائیت حاصل کر سکیں پس اگر آپکے مسوڑھوں سے خون یا پیپ بہتی ہے مسوڑے پھولتے یا درد کرتے ہیں ۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے دانت میلے رہتے ہیں ۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے پانی پینے سے ٹیسیں سی لگتی ہیں ۔ تو آپ کو نورمنجن کا استعمال فوراً شروع کر دینا چاہیئے ۔ نورمنجن کا ذائقہ خوشگوار ہے ۔ اور حجم کو بڑھانے کیلئے اسمیں چاک وغیرہ قسم کی کوئی چیز شامل نہیں کی گئی ۔ نورمنجن کی شیشیاں دو سائز میں تیار ہوتی ہیں ۔ قیمت بڑی شیشی دو اونس ۸ر قیمت چھوٹی شیشی ایک اونس ۵ر ۔ قیمت درجن بڑی شیشی پانچ روپے آٹھ آنے ۔ قیمت درجن چھوٹی شیشی تین روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ :- دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

ایک باموقعہ مکان قابل فروخت

محلہ مسجد فضل میں میرا دو منزلہ مکان جو چودہ مرلہ زمین پر تعمیر شدہ ہے ۔ اور مسجد مبارک سے تین چار منٹ کی مسافت پر واقع ہے ۔ قابل فروخت ہے ۔ نچلی منزل میں پانچ کمرے ایک برآمدہ اور صحن اور اوپر کی منزل میں تین کمرے اور صحن ہے ۔ ہر دو منزلوں میں گلی کی جانب گیلریاں ہیں ۔ ضرورت مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں ۔

(خان بہادر) غلام محمد گورنمنٹ پنشنر لداخ ہاؤس ریتی چھلہ روڈ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اس ریلوے کی سٹورز برانچ میں چار مہینے سے کم عرصہ کی کلرک کلاس I گریڈ I (۳۰-۲، ۲/۱-۵۰-۲-۹۰) کی دس خالی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں ۔ عمر ۲۲ ۲۲ کو میٹرکولیشن کی صورت میں اٹھارہ سے پچیس سال اور گریجوایٹوں کی صورت میں تیس سال تک ہونی چاہیئے ۔ سابق فوجی آدمیوں کیلئے خاص رعایات ہیں ۔ درخواست موصول ہونیکی آخری تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۲ء ہے مکمل تفصیلات پر ایک لفافہ پر جس پر اپنا پورا پتہ درج ہو اور ٹکٹ چسپاں ہو (اس میں کوئی خط نہ ہو) مہیا کی جا سکتی ہیں ۔ یہ لفافہ ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے نام آنا چاہیئے ۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں ۔ "کلرکوں کی خالی اسامیاں"

کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد ۳۰ مئی۔ یہاں کے اعلیٰ کانگرسی حلقوں میں اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ گاندھی جی گرفتار کر لیا جائیگا۔ بمبئی کارپوریشن کے ممبر مسٹر یوسف علی نے پچھلے ہفتے جو بیان دیا تھا۔ کہ گاندھی جی سول نافرمانی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں پولیس کے چھاپہ نے اور بھی اہمیت دیدی ہے معلوم ہوا ہے کہ تلاشی کے دوران میں پولیس کو گاندھی جی کے ایک ریزولیوشن کا مسودہ ملا ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات کی حمایت کی ہے۔ کہ جاپان سے اس امر کی بات چیت کی جائے کہ وہ ہندوستان پر حملہ نہ کرے۔ اس کے علاوہ پولیس کانگرس ورکنگ کمیٹی کے خفیہ اجلاس کی کارروائی کی نقل بھی اپنے ساتھ لے گئی۔ اس کارروائی میں ہر ایک ممبر نے اپنے اپنے خیالات صاف طور پر بیان کر دیئے تھے۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اپنے سپیشل اعلان میں روسی فوجوں کا صفایا کر دینے کا دعویٰ کیا ہے رائیٹر کے فوجی نامہ نگار نے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جرمنی گزشتہ جون سے اب تک کم از کم بارہ دفعہ ایسے اعلان کر چکا ہے۔ روس کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں ابھی تک خارکوف کے مورچہ پر جرمن حملوں کا مقابلہ کر رہی ہیں جرمن مزید فوجیں لا رہے ہیں۔ مگر روسی مورچے بڑے مضبوط ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ برما کے کمانڈر انچیف جنرل الگزینڈر نے آج بعد دوپہر ایک پریس کانفرنس میں برما کی لڑائی کے بہت سے نئے پہلوؤں پر روشنی ڈالی انہوں نے یقین دلایا۔ کہ ہم اس جنگ سے سیکھے ہوئے سبقوں پر غور کر رہے ہیں۔ اور اب اپنے جوابی حملہ کے لئے اپنی فوجوں کو منظم اور مسلح کرنے اور انہیں ٹریننگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جوابی حملہ لازمی چیز ہے۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ برطانوی سلطنت کے ہر ایک حصہ کو واپس لیا جائیگا۔ جنرل الگزینڈر نے مزید کہا کہ برما میں ہماری ناکامی کی وجوہ یہ تھیں۔ کہ ہماری مشینی فوجیں برما کے علاقہ کے لئے غیر موافق تھیں علاوہ ازیں جاپانیوں کو جاپان نواز برمیوں سے مدد ملتی رہی۔ اگرچہ ان کی تعداد دس فیصدی سے زیادہ نہیں۔ لیکن وہ اچھی طرح منظم اور دشمن کے سرگرم ایجنٹ ہیں۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ نواز برمیوں کی تعداد بھی دس فیصدی تھی۔ مگر وہ غیر منظم اور منتشر تھے۔ اس لئے ان سے اتحادیوں کو موثر امداد نہ مل سکی۔

قاہرہ ۳۰ مئی۔ قاہرہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ مشرق میں ہماری ہتھیار بند اور موٹر فوجوں نے دشمن کی ہتھیار بند فوجوں پر زبردست حملہ کیا جنوب میں بھی ہماری فوجوں نے رائل ایئر فورس کی مدد سے دشمن کے ان موٹر دستوں کے خلاف کامیابی حاصل کی جو شمال کی طرف اپنی فوجوں سے سمٹ رہے تھے بیئرالحکیم کے شمال اور شمال مغرب میں ہماری فوجوں نے دشمن کی فوجوں اور سپلائی دستوں پر حملہ کیا۔

جھانسی ۳۰ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے گزشتہ روز ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کو انتباہ کیا۔ کہ وہ سخت گیرانہ پالیسی پر چلنا ترک کر دے۔ آپ نے کہا چند دنوں سے گاندھی جی زبردست مضامین لکھ رہے ہیں۔ اور ان کا رویہ سخت ہو رہا ہے گاندھی جی حکومت کے سخت گیرانہ رویہ نیز برما دملایا میں ہندوستانیوں سے کئے گئے سلوک کے خلاف سخت مضطرب اور پریشان ہیں۔ کانگرس اور گاندھی جی کسی قسم کا جھگڑا کھڑا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن جب گورنمنٹ کا رویہ اور پالیسی زیادہ سخت ہو رہی ہو۔ تو گاندھی جی ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے خاموش رہ سکتے ہیں آپ نے مزید کہا۔ کہ میں حکومت کو انتباہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنی سخت گیرانہ پالیسی پر چلتی رہی۔ تو ہم اس پالیسی کی مزاحمت کریں گے۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ اگرچہ روس کی لڑائی کے متعلق لنڈن میں مفصل خبریں نہیں ملیں۔ مگر کہا جاتا ہے۔ کہ ازیوم کے مورچہ اور خارکوف کے جنوب میں لڑائی عارضی طور پر رک گئی ہے۔ جرمنوں نے یہ دعوے بہت بڑھا چڑھا کر کیا ہے۔ کہ تین روسی فوجیں گھر گئی ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ روسیوں کا کس قدر نقصان ہوا۔ البتہ یہ بات یقینی ہے۔ کہ روسیوں اور جرمنوں دونوں کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

پشاور ۳۰ مئی۔ نواب آف ٹانک کے بھائی نواب زادہ سعید احمد کو پانچ دوسرے اشخاص کے ہمراہ کل ٹانک کے نزدیک قبائیلیوں کے ایک گروہ نے اغوا کر لیا۔ مگر ایڈیشنل پولیس کے ایک دستہ نے پھرتی سے انہیں بچا لیا۔

لاہور ۳۰ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب کے برطانوی اضلاع میں گندم کی کاشت کا رقبہ قریباً ۹۹ لاکھ ایکڑ ہے۔ یہ رقبہ قریباً اتنا ہی ہے۔ جتنا کہ گزشتہ سال زیر کاشت رہا مجموعی پیداوار کا تخمینہ ۳۸ لاکھ ۲۹ ہزار ٹن ہے یعنے گزشتہ سال کی پیداوار سے پندرہ فیصدی زیادہ

ڈیگوئی ۲۹ مئی۔ چیئرمین آسام نیشنل سروس لیبر ٹربیونل نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص بھی جو تیل کی پیداوار صاف کرنے اور تقسیم کرنے کے کام میں ملازم ہو۔ یا کسی ٹھیکیدار کے پاس ملازمت کرتا ہو۔ یا اس سے متعلقہ کسی دفتر گودام ہسپتال اور ڈسپنسری وغیرہ میں کام کرتا ہو۔ ڈیگوئی ضلع لکشمی پور کے پولیس تھانوں کی حدود سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس حکم کے توڑنے پر ایک سال قید بامشقت اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

مالٹا ۳۰ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے مالٹا کے مختلف حصوں میں بم گرائے۔ برطانوی توپوں نے دشمن پر گولہ باری کی اور سرچ لائٹ پھینکی۔ ہمارے کسی ہوائی جہاز کو نقصان نہیں ہوا شہریوں کا مالی نقصان بھی بہت کم ہوا۔

لاہور ۳۰ مئی۔ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل پریس کمیونک جاری کیا ہے:۔ پرتاب کے مینیجنگ ایڈیٹر کے ساتھ بات چیت کی بنا پر لاہور کے سرکردہ روزانہ اخبارات کے نمائندوں نے ۲۹ مئی کو وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں ڈیپوٹیشن کی صورت میں حاضر ہو کر جو تحریری یقین دلایا تھا۔ اس کے پیش نظر پنجاب گورنمنٹ نے ۲۱ اپریل کے اپنے اس حکم کو واپس لے لیا ہے۔ جس کے ماتحت پرتاپ کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ جنگ اور بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق تمام خبریں اور مضامین وغیرہ شائع کرنے سے پہلے سپیشل پریس ایڈوائزر کو نظر ثانی کے لئے پیش کیا کرے۔ عرضداشت میں گورنمنٹ کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ پرتاپ سنسنی خیز افواہوں کی حوصلہ شکنی کرے گا۔ اور کوئی ایسی بات لکھنے یا شائع کرنے سے اجتناب کرے گا۔ جس سے پبلک کے حوصلے پست ہوں۔ یا دشمن کے مقابلہ کی سپرٹ میں کمزوری آئے۔

سڈنی ۳۰ مئی۔ آج برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور جرمن مقبوضہ ملک کے بیس شہروں پر زبردست بمباری کی۔ فرانسیسی ساحل پر بھی حملے کئے

ماسکو ۳۰ مئی۔ محاذ جنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ خرکوف کے ایک محاذ پر روسی فوجوں نے مزید پیشقدمی کی ہے۔ اور وہ ایک اہم شہر میں داخل ہو کر اس کے بازاروں میں جنگ لڑ رہی ہیں۔ جرمن مزاحمت کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے حفاظتی مورچے توڑ دیئے گئے ہیں۔ دوسرے مورچوں پر بھی جرمن حملے پسپا کئے جا رہے ہیں۔

بمبئی ۳۰ مئی۔ جاپانیوں کی فوجیں کنیہوا کے مغرب میں چنگسی کی طرف سے آ رہی تھیں۔ وہ لنگیو میں داخل ہو گئی ہیں۔ لنگیو کا شہر ریلوے لائن پر واقعہ ہے مغربی یونن کی چینی فوجیں کن چنگ اور لنگ لنگ کے جاپانی مقبوضہ شہروں پر سخت بمباری کر رہی ہیں۔ چینیوں نے اس خبر کی تردید کی کہ جاپانی دریائے سالوین کو پار کر گئے ہیں۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ آج ماسکو سے ایک اعلان کیا گیا ہے۔ جس میں خارکوف کے مورچہ پر دو ہفتہ کی لڑائی کا [ذکر ہے ...] ہائی کمانڈ کو معلوم ہوا ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ جلد راسکوپ پر بہت بڑا حملہ کرنے والا ہے۔ اس ارادہ کو خاک میں ملانے کے لئے خارکوف پر حملہ کر دیا گیا۔ ورنہ خارکوف پر قبضہ کرنا سکیم میں داخل نہ تھا۔

اس اعلان میں خارکوف کے اس پاس لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ۹۵ ہزار جرمن مارے گئے یا پکڑے گئے۔ روسی پانچ ہزار مارے گئے۔ اور ستر ہزار کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ روس میں ازیوم کے علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ماسکو کے اعلان میں دوسرے مقامات کا بھی حال بتایا گیا ہے۔ شمال مغربی کالینن کی اہم بستیوں پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے جہاں آٹھ سو انسانوں سے جرمنوں کو ہاتھ دھونے پڑے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ نیوگنی اور تیمور پر ہوائی حملے کرنے کے بعد اب سالوین کے جاپانی جزیرہ کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ جہاں تیل کے ذخیروں کو آگ لگا دی گئی۔ اس آگ کے شعلے اسی میل دور سے دکھائی دیتے تھے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ کل رات کے متعلق ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک ہزار سے زیادہ ہوائی جہازوں نے جرمنی کے اہم مقامات پر بم برسائے۔ ہالینڈ کے کنارے سے جرمنی میں آگ اور دھوئیں کے بادل نظر آتے تھے۔ جو ۱۵ ہزار فٹ تک اونچے اڑ رہے تھے۔ ایک رات میں ایک ہزار بمبار جہازوں کے حملہ سے ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ کی ہوائی طاقت کس قدر ترقی کر گئی ہے۔ ان جہازوں میں سے ۴۴ واپس نہیں آئے۔ ایسے حملے اب جرمنی میں کئی جگہ کئے جائیں گے۔

قاہرہ ۳۱ مئی۔ لیبیا میں لڑائی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ اور دشمن پر لگاتار حملے کئے جا رہے ہیں۔ اس کے رسد کے دستوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے یہ لڑائی لگاتار چار روز سے ہو رہی ہے۔ اور اب پورے زور پر ہے۔ حالات تسلی بخش ہیں آج کے سرکاری اعلان میں پھر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اس لڑائی میں کامیابی کا مدار اس بات پر ہے۔ کہ دشمن کے رسد کے دستوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جائے سپٹ فائر ہوائی جہاز ہوا میں اس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ وہ دشمن کے جہازوں سے کہیں اچھے ہیں۔

سڈنی ۳۰ مئی۔ آسٹریلیا کے فوجی منسٹر مسٹر فورڈ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ اگرچہ آسٹریلیا کی پوزیشن میں کافی بہتری رونما ہو چکی ہے۔ تاہم فوری خطرہ دور نہیں ہوا۔ آسٹریلیا میں زبردست جنگی تیاریاں شروع ہیں۔ آپ نے آخر میں کہا۔ آسٹریلیا امریکہ کا ممنون ہے۔ کہ اس نے کثیر التعداد امریکن فوجیں۔ اس ملک کی حفاظت کے لئے بھیج رکھی ہیں۔